REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP – 3.

جلد ۳۰　　شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.143516

۱۷ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ　　۱۷ تبوک ۱۳۶۰ ہش　　۱۷ ستمبر ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں آنے والے بعض زائرین کی زبانی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی سے واپس ربوہ تشریف لا چکے ہیں نیز یہ کہ حضور پُرنور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔ احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۴ تبوک (ستمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، سرینگر کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے اور وادیٔ کشمیر کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۹/۹ کی رات کو واپس قادیان تشریف لا چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ سفر کی کوفت اور تبدیلیٔ آب و ہوا کی بناء پر محترم موصوف کو راستے میں ہی کھانسی اور نزلے کی شکایت ہو گئی تھی۔ اب بھی کسی قدر کھانسی کا اثر باقی ہے۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف میں بھی اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے، تاہم ابھی تک مکمل طور سے آرام نہیں آیا۔ ہر دو بزرگان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

Mahmood Ahmad ... -MASIH. QADIAN-143516 Gurdaspur. Punjab. India

احمدی بچوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی خوش بخت و خوش نصیب ہیں!

جماعت احمدیہ کے اطفال و ناصرات ہونے کی حیثیت میں اُن پر بہت عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے

اگر یہ تمام بچے اور بچیاں احمدی بنے رہیں تو اُن کا مستقبل یقیناً بہت روشن ہے

نائیجیریا کے وکٹری سکول میں ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) اطفال و ناصرات کی تربیتی کلاس سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ کے دورہ یورپی ممالک ۱۹۸۰ء کی تفاصیل پر مشتمل کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" کا ایک ورق

تبصرہ نگار:— یورپ و امریکہ و افریقہ کے دورے کے دوران ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو حضور انور نائیجیریا میں تھے۔ اس روز حضور انور نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے الارو تشریف لے گئے۔ لیگوس سے سات میل کے فاصلہ پر وکٹری سکول کی عمارت میں رُک کر حضور نے اطفال و ناصرات کی ایک تربیتی کلاس میں احمدی بچوں اور بچیوں کو ایک نہایت ہی رُوح پرور خطاب سے نوازا۔ اس کی جملہ تفاصیل حضور کے اس دورہ کی تفصیلی رپورٹوں پر مبنی کتاب "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ" کے حوالے سے شائع کی جا رہی ہے۔

اطفال و ناصرات کی تربیتی کلاس کا معائنہ

الارو تشریف لے جاتے ہوئے حضور لیگوس سے سات میل کے فاصلہ پر کچھ وقت کے لئے "وکٹری سکول" کی عمارت میں رُکے۔ راستہ میں یہاں رُکنا باقاعدہ پروگرام میں شامل تھا۔ اس لئے کہ یہاں نائیجیریا کی جنوبی ریاستوں کے ڈیڑھ ہزار احمدی اطفال و ناصرات کی دس روزہ تربیتی کلاس ہو رہی تھی۔ یہ کلاس ۱۶ اگست کو شروع ہوئی تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا نے نوعمر بچوں اور بچیوں کو دین سکھانے اور ان میں خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض سے اس کلاس کا اہتمام کیا تھا۔ بڑی سڑک سے وکٹری سکول کی عمارت تک (جو سڑک سے ہٹ کر کچھ فاصلہ پر واقع تھی) راستہ کے دونوں طرف باوردی خدام ڈیوٹی پر متعین تھے۔ جو راستہ کی نشاندہی کرنے کے علاوہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور خیر مقدمی الفاظ کہہ کہہ کر حضور کا استقبال کرتے جاتے تھے۔ حضور کی موٹر کار ان کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی دیگر موٹر کاروں کے ہمراہ "وکٹری سکول" کے احاطہ میں داخل ہوئی۔

وہاں ایک پُرفضا کھلے میدان میں اسٹیج کے سامنے درمیان میں ڈیڑھ ہزار احمدی نونہال اجلے اور صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ایک بہت بڑے نصف دائرہ کی شکل میں ایستادہ تھے۔ اسٹیج کے دائیں طرف قطار اندر قطار احمدی مستورات کھڑی ہوئی تھیں۔ اور بائیں طرف بچوں کو تربیت دینے والے اساتذہ اور دیگر احباب ایک نظام کے ماتحت کھڑے حضور کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے تھے۔ ان سب بچوں اور بچیوں نے چھوٹے چھوٹے لوائے احمدیت اُٹھائے ہوئے تھے اور وہ انہیں ہلا ہلا کر کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے۔ جونہی ان کی نظر حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار پر پڑی، بچوں، مردوں اور مستورات نے بڑے ہی والہانہ انداز میں اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا بِكُمْ کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ یہ ایک بہت ہی دلکش و دلفریب نظارہ تھا۔ ہزاروں ہاتھوں کی دائیں بائیں حرکت کے ساتھ ہزاروں ہی ننھے ننھے چھوٹے جھنڈے فضا میں پھڑپھڑا رہے تھے۔ اور خیر مقدمی کلمات کی گونج فضا میں بلند ہو ہو کر چاروں طرف پھیل رہی تھی۔ جونہی حضور موٹر کار سے باہر تشریف لائے منتظم صاحب تربیتی کلاس اور دیگر اساتذہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ اور لجنہ اماء اللہ کی سرکردہ خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ جونہی حضور کھلی فضا میں بنے ہوئے اسٹیج پر تشریف لائے۔ پہلے عزیز رضوان محمد نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور پھر چھ اطفال نے آگے آکر ایک استقبالیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جس میں اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا کے الفاظ بار بار آتے تھے۔

حضور کا پُرشفقت خطاب

استقبالیہ نغمہ ختم ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے (آگے مسلسل صفحہ ...)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

... پرنٹر و پبلشر ... نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

کلاس کے ننھے منے طلباء اور طالبات کو انگریزی میں ایک بہت پُرشفقت و پُرمحبت خطاب سے نوازا۔ ایک خادم حضور کے ارشادات کا ساتھ ساتھ مقامی زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اے میرے بیٹو اور بیٹیو! مجھے بتایا گیا ہے کہ پندرہ سو بیٹے اور بیٹیاں ایک دس روزہ تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے یہاں جمع ہیں تاکہ وہ اسلام سیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں مانگیں اور اسی طرح اس کی مدد و نصرت کے طالب ہوں۔

سب سے اہم بات جو میں تم سے کہنا اور تمہارے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ تم عام بچوں کی طرح محض بچے نہیں ہو۔ یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سب بچے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ بچے بچے میں فرق ہوتا ہے۔ ایک بچہ وہ ہوتا ہے جو ایک دہریہ خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ ساری زندگی میں اُسے اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کا علم نہیں ہو پاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات سے بے بہرہ رہتا ہے۔

پھر بعض بچے ایسے مالدار گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں جو دین سے غافل اور دُنیا میں منہمک ہوتے ہیں۔ ان کا ایسے خاندانوں میں پیدا ہونا انہیں نیک بننے اور نیک زندگی گزارنے میں مدد نہیں دیتا۔ وہ زندگی کے مقصد سے بے بہرہ رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ پھر ہزاروں لاکھوں بچے دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جن کی کوئی نگہداشت نہیں کرتا اور کوئی ان کا پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔ وہ حالات کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ وہ بھی بے مقصد زندگیاں گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

لیکن اے احمدی نونہالو! تم دُنیا کے ان سب بچوں سے مختلف ہو۔ تم جماعتِ احمدیہ کے اطفال و ناصرات ہو۔ تم احمدیت کے فرزند اور نونہال ہو۔ تم ہر دُوسرے بچے سے مختلف ہو۔ تمہاری زندگیاں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ملحق ہیں۔ اس کا فضل تمہارے شاملِ حال ہے۔ اُس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تُم اس کے وفادار رہوگے تو وہ تمہیں بڑی بڑی ترقیات سے نوازے گا۔ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں انتہائی خوش بخت، خوش نصیب ہو۔ یہ فضل ہی کیا کم ہے کہ تم جماعتِ احمدیہ کے اطفال و ناصرات ہو اور جماعت تمہاری ہر طرح اور ہر رنگ میں دیکھ بھال اور نگہداشت کر رہی ہے۔

مَیں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ کے اطفال اور ناصرات ہونے کی حیثیت میں تم پر بہت عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ ذمہ داری یہ ہے کہ تُم ابھی سے اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارو تاکہ بڑے ہو کر تم اسلام کے سچے اور حقیقی خادم بن سکو۔ آج تم سب مجھ سے وعدہ کرو کہ تم اسلام کے مطابق اپنی زندگیاں گزاروگے اور اسلام کی جو باتیں تمہیں سکھائی جائیں گی اُن پر تم عمل کروگے۔

(انشاء اللہ کی ننھی منی پُرجوش آوازیں) تم وعدہ کرو کہ تم اسلام پر عمل پیرا رہتے ہوئے ہمیشہ سچے اور پکے احمدی بنے رہوگے۔ (انشاء اللہ کی پُرجوش آوازیں) اگر تم اس وعدہ پر قائم رہوگے تو مَیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا مستقبل بہت روشن ہے۔

جونہی حضور کا محبت و شفقت سے بھرپور و معمور خطاب ختم ہوا، بچوں اور دیگر حاضرین نے پُرجوش اسلامی نعرے بلند کئے اور ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر کے علاوہ اسلام زندہ باد، محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھی۔ نعرے تھمنے پر حضور نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مَیں ایک ہزار ایک دُعاؤں کے ساتھ کہتا ہوں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اس کے بعد فرمایا آؤ میرے ساتھ مل کر دُعا کرو اس ارشاد کے ساتھ ہی حضور نے ہاتھ اُٹھا کر اجتماعی دُعا کرائی جس میں بچے اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔

قرآنی دُعاؤں کا ورد

دُعا سے فارغ ہوتے ہی تمام بچوں اور دیگر حاضرین (مردوں اور عورتوں) نے ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے چھوٹے چھوٹے لوائے احمدیت ہلا ہلا کر پھر کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ کچھ دیر یہ ورد جاری رہا۔ حضور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا، اب تم قرآنی دُعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ، اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(الانبیاء آیت: ۸۸)

کا بھی ورد کرو۔ چنانچہ ایک خادم نے بچوں سے اس قرآنی دُعا کا ورد کرایا۔ پھر انہوں نے حضور کی زیرِ ہدایت ایک اور قرآنی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

(القصص آیت: ۲۵)

کا بھی ورد کیا۔ یہ دلوں پر اثر کرنے والا عجیب پُرکیف منظر تھا۔ سینکڑوں ہزاروں بچے نیز مرد، احباب اور خواتین اپنے آقا حضور ایدہ اللہ کے رُوبرو خود حضور ہی کے ارشاد کی تعمیل میں عجز و نیاز کی تصویر بنے کمالِ محویت کے عالم میں قرآنی دُعاؤں کا ورد کر رہے تھے پورا ماحول ورد کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اور رُوحانی کیف و سُرور میں سموئی ہوئی یہ گونج دلوں پر وجد کی کیفیت طاری کر رہی تھی۔

جب کلمہ طیبہ اور قرآنی دُعاؤں کا جذبہ آفریں ورد اپنے اختتام کو پہنچا تو حضور نے پہلے ڈیوٹی پر متعین خدام کو جو ایک صف میں ایستادہ تھے شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور پھر مستورات کے احاطہ کی طرف تشریف لے جا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر اُن کے استقبالیہ نعروں کا جواب دیا۔ اور انہیں دُعاؤں سے نوازا۔ پھر حضور اطفال اور ناصرات کی طرف تشریف لے گئے۔ وہ قطار اندر قطار نصف دائرہ کی شکل میں کھڑے ہوئے لوائے احمدیت ہلا رہے تھے اور ہوائیں لہرا رہے تھے۔ بڑی عمر کے بچے پیچھے کی جانب تھے۔ اور چھوٹی عمر کے بچے اُن کے آگے ایستادہ تھے۔ حضور بہت متبسم انداز میں ان کی طرف دیکھتے اور ہاتھ ہلا ہلا کر انہیں دُعائیں دیتے ہوئے اُن کے قریب سے گزرے۔ گزرتے ہوئے حضور نے سب سے نوعمر بچہ کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے اُس کے رُخسار پر کمالِ شفقت سے پیار کیا۔ اس شفقتِ بے پایاں پر بہت پُرجوش نعرۂ تکبیر بلند ہوا۔ اس کے بعد حضور نے اسٹیج پر واپس تشریف لا کر اطفال اور ناصرات کے لئے اپنی طرف سے ایک مجموعی تحفہ عطا فرمایا اور پھر سب حاضرین کی طرف یکجائی نظر ڈالتے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے بلند آواز سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

کہا۔ فضا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کی ہزاروں آوازوں سے گونج اُٹھی۔ اس کے معًا بعد حضور قافلہ کے دیگر احباب کے ہمراہ موٹر کار میں سوار ہو گئے۔ گیارہ بجے قبل دوپہر وہاں سے روانہ ہوئے۔ اور الارو کی جانب سفر جاری رکھا۔

(دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ صفحہ ۳۸۳ تا ۳۸۹)

(بحوالہ اخبار الفضل ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء)

قادیان

یادِ پیاری قادیاں آتی تھی مجھ کو بار بار
ہر گھڑی، ہر لمحہ، ہر صبح و مسا، لیل و نہار

مہدیٔ معہود کا مسکن، وہی مانوس گھر
وہ مسیح پاک کی منزل، ہاں وہ اُونچا منار

اُس سے پنجوقتہ اذانیں، اور صدا گھڑیال کی!
عمرِ رفتہ کا جو مومن کو بتاتی ہے شمار

مسجدِ اقصیٰ کی گنبد، پُرفضا ماحول "نور"
"فضل" "درجت" کی اذاں، "انوار" کی جا قرار

وہ مبارک سجدہ گاہِ نائبِ خیر الوریٰ
مجلسِ عرفاں میں پھر رونقِ رُوئے نگار

وہ صحابہؓ کا زمانہ، وہ عبادت میں سجود
وہ محبت کے ترانے، وہ اخوت کی بہار

بے کدورت صاف دل، بے لوث خدمت کا جنون
دوستانہ بے نیازی، خاکساری با وقار

بعد پیشیں درسِ قرآں، صبح دم درسِ حدیث
بعد دیگر سیرِ گل، اور وہ بہشتی لالہ زار

ہاں ملائک کی وہ بستی اور وہ دار الاماں
بے قراری میں بھی آتا تھا جہاں دل کو قرار

اب بھی ہوتا ہے یہاں دن رات رحمت کا نزول
اب بھی ہوتا ہے یہاں ہر دم ملائک کا اُتار

یہ صلائے عام ہے سب اہلِ دانش کے لئے
آ کے دیکھیں پھر یہاں اسلام کی فصلِ بہار

امنِ عالم کی ضمانت ہے فقط اسلام میں
اہلِ دانش دیکھ لیں قرآن پڑھ کر بار بار

شمعِ رُوحانی فروزاں مرکزِ ملت میں ہے
خاک کے ذروں کو کر دیتی ہے دُرِّ شاہوار

پیار سب سے چاہیئے، نفرت کسی سے بھی نہیں
کہہ رہے ہیں یہ محبت کے سفیرِ کامگار

○ عبد الرحیم راٹھور۔ نزیل قادیان ○

خطبہ جمعہ

کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو اور غلط فہمیاں دُور کرنے کیلئے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو

دینے والا تو خدا ہے وہ جب دینے پر آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ بندے کی جھولی میں سما نہیں سکتا

جماعت کے مال میں ہر احمدی شریک ہے اس لئے اس کی برکتیں ہر ایک کو نظر آنی چاہئیں اور اُسے ہر وقت خدا کی تحمید کرنی چاہیئے!

ہر فردِ جماعت کی ذمہ داری ہے کہ ربوہ کی فضا محبت اور پیار کی فضا رہے اور ہر شخص دوسرے کا دُکھ دُور کرنے والا ہو!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ ر احسان ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۳ ر جون ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

بیماری کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ کے بعد میں خطبہ کے لئے یہاں آیا ہوں۔ مجھے بیماری کا حملہ ۲۵ اور ۲۶ ر مارچ کی درمیانی شب کو ہوا۔ جب میں سویا تو چنگا بھلا تھا۔ جب میں اُٹھا تو شدید بیمار تھا۔ گردہ پر حملہ ہوا انفیکشن کا اور اس کے ساتھ ہی اندر اندرونی طور پر haemorrhage ہوئی جس نے جسم کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور بخار اتنا تو نہیں ہوا جو ۱۹۷۵ء میں ہوا تھا گردہ کی تکلیف سے۔ لیکن ۱۰۲ سے اوپر ہو گیا۔

انسان بڑا عاجز ہے

دعوے تو بہت کرتا ہے لیکن ہے عاجز۔ کلچر کروا کے پتہ لینے کے لئے کہ یہ کون سے کیڑے ہیں بیماری کے، اور کونسی دوا مؤثر ہے ان پر تین جگہ ٹیسٹ کروایا گیا۔ فیصل آباد جہاں کی لیبارٹری بہت اچھی ہے۔ اور غالباً غیر ملکی تعلیم یافتہ ڈاکٹر وہاں کام کر رہے ہیں۔ لاہور بہت اچھی لیبارٹری۔ اور بہت اچھی لیبارٹری ہے اسلام آباد۔ تینوں جگہ کا نتیجہ مختلف تھا۔ فیصل آباد نے ایک قسم کا کیڑا بتایا۔ لاہور نے ایک دوسری قسم کا کیڑا بتایا۔ اور دوسری دوا بتائی۔ اور اسلام آباد نے ایک تیسری قسم کا کیڑا بتایا بیماری کا۔ اور ایک تیسری قسم کی دوائیں بتائیں۔ وہاں احمدی ڈاکٹر اچھے زیرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں اور کام میں برکت ڈالے اور ہاتھ میں شفا دے۔

اسلام آباد میں کچھ عرصہ بعد گیا تھا۔ غالباً بیماری کے دو ہفتے سے زائد ہوا تھا جب میں یہاں سے گیا ہوں وہاں۔ اس عرصہ میں ایک انٹی بائیوٹک جرم کش دوائی مجھے ڈاکٹروں نے دی۔ اور اُس نے غالباً اس بیماری کو کچھ سنبھالا، مؤثر ہوئی ایک حد تک۔ لیکن گردوں پہ اس دوائی نے حملہ کیا اور گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ دو دن بعد گردوں نے پیشاب ہی نہیں بنایا۔ اور اس سے بڑی فکر پیدا ہوئی۔ پیشاب آور دوائیں استعمال کیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دوائیں ہر قسم کی کھالینی چاہئیں۔ جس چیز میں خدا تعالیٰ شفاء رکھنا چاہے گا رکھ دے گا۔ شرک سے اپنے نفس کو بچانا چاہیئے) بہر حال میں نے مشورہ کے بعد طب کی ایک دوائی تجویز کی۔ اور

ہومیوپیتھک کی دوائی

شروع کی پیشاب آور کہ گردے کام کرنا شروع کر دیں۔ اور ڈاکٹروں نے ایلوپیتھک کی بھی ایک دوائی دی۔ اس دوائی کے لٹریچر میں یہ ذکر نہیں تھا کہ اس دوائی میں میٹھا پڑا ہوا ہے۔ اور میں بیمار ہوں "شکر" کا۔ اور میں تھوڑی سی دوائی بھی لیتا ہوں۔ لیکن زیادہ تر بہت احتیاط کرتا ہوں کھانے میں۔ اور اللہ نے فضل کیا ہے، مجھے تکلیف نہیں دے رہی یہ بیماری۔ ذیابیطس جسے کہتے ہیں قابو میں رہتی ہے۔ لیکن میں نے محسوس کیا کہ ایلوپیتھک کی دوائی کے نتیجہ میں میرا شکر کا نظام جو ہے اُس میں نقص پیدا ہو رہا ہے اور مجھے تکلیف ہو گئی۔ ربوہ شروع کی دوائی۔ پھر اسلام آباد چلے گئے۔ ایک دن وہاں میں نے ایک دوست سے جو دوائوں کی دکان کرتے ہیں کہا مجھے شبہ ہے کہ میٹھا ہے اس دوائی میں پتہ تو کرو۔ ان کی اچھی واقفیت ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی دکانوں سے پتہ کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں علم نہیں لیکن اس کے لٹریچر میں نہیں لکھا کہ اس میں میٹھا ہے۔ ایک شریف انسان مل گیا۔ اُس نے کہا میری واقفیت ہے، پاک ڈیوس کے ساتھ جو کراچی میں یہ دوائی بنا رہے ہیں، اُنہیں میں فون کر کے پوچھتا ہوں۔ اُس نے فون کیا تو جواب ملا کہ

بالکل فکر نہ کرو

اس میں ہم نے سکرین نہیں ڈالی بلکہ خالص میٹھا ڈالا ہے۔ تو خالص میٹھے کے تین پیالے بھر کے مجھے پلانے شروع کئے ہوئے تھے ذیابیطس کی بیماری میں جو میں نے زیادہ تر کھانے سے کنٹرول کی ہوئی تھی۔ خون میں میری "شکر" ۱۳۰ کے لگ بھگ رہتی تھی جو کچھ زیادہ ہے نارمل سے۔ لیکن ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اتنی ہے تو کوئی فکر کی بات نہیں۔ وہ ایک سو تیس سے بڑھ کے دو سو بیس تک چلی گئی۔ پھر خاص مقدار سے جب آگے بڑھے تب یہ قارورے میں آتی ہے۔ قارورے میں ہم ۲ اشکر نکل آئی۔ لیکن پھر یہ ہو گیا کہ چکر چل گیا بیماری اور دوائیوں کا۔ میں بیچارا مریض بیچ میں پھنسا ہوا۔ وہ دوا چھوڑی۔ لیکن ایک دفعہ یہ شکر کا نظام UPSET ہو تو، آ تو جاتا ہے کنٹرول میں لیکن بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ کھانا میرا اتنا کم ہے کہ آپ حیران ہو جائیں گے کہ میں دوپہر کے کھانے میں ایک چھٹانک سے زیادہ آٹا نہیں کھاتا۔ میرا معمول ہے یہ۔ اور رات کے کھانے میں اس سے بھی کم۔ تو اگر شکر کا خیال کرنا پڑے تو آدھی چھٹانک آٹا رہ جائے گا۔ میں ایک پھلکا کھاتا ہوں مشکل سے۔ اور اس میں کمی کی گنجائش بڑی تھوڑی ہے۔ جو چار روٹیاں کھاتا ہو وہ دو کر دے۔ ایک کر دے۔ جو ایک ہی کھاتا ہے وہ کیا کرے۔ بھوکا تو نہیں رہ سکتا انسان۔ بہر حال پہلے تو میں نے وہ میٹھی دوائی چھوڑی۔ صرف دوائی چھوڑنے سے دو سو بیس سے ایک سو اسی بیاسی پر آ گیا۔ پتہ لگ گیا کہ دوائی کا اس میں حصہ تھا۔

پھر گرمی میری مستقل بیماری بن گئی ہے۔ اُس سال سے جب

کام کے دوران

ایک اس قسم کی گرمی کے موسم میں تین دفعہ مجھے باقاعدہ لُو لگ کے HEAT-STROKE۔ بخار۔ گھبراہٹ۔ سر درد کے حملے شروع ہو گئے تھے۔ جس کو ایک دفعہ بھی یہ بیماری ہو جائے گرمی باقاعدہ بیماری بن جاتی ہے۔

اسلام آباد میں جو انفیکشن کی دوائی تجویز کی گئی، میں نے اُسی دن ساڑھے دس بجے رات پہلی خوراک کھالی۔ ایک مہینہ میں نے وہ اینٹی بایوٹک کھائی۔ اُس نے بڑا فائدہ کیا۔ لیکن خود اینٹی بایوٹک ضُعف کرنے والی ہے۔ اور ایک مہینہ کے بعد اب میں گیا ہوں تو انہوں نے دوبارہ جو ٹیسٹ لیا ابتدائی رپورٹ کے مطابق قریباً ۹۰ فیصد آرام ہے۔ ابھی دس فیصد بیماری موجود ہے دوائی شاید بدل دیں۔ آج یا کل اُن کی طرف سے آئے گی اطلاع۔ یہ کچھ لمبا چکر پڑگیا ہے۔ یہ اس لئے میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے کہ آپ دُعا کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے بیماری کے اس چکر سے نکالے اور پوری صحت دے تاکہ میں پورا کام کر دوں۔ اپنی ذمہ داری پورے طور پر نبا ہوں۔ جو کام میرے کرنے کے ہیں وُہ میں ہی کر سکتا ہوں۔ مثلاً بیماری کے ایام میں

ایک دِن مجھے خیال آیا

کہ ڈاک سے ایک کمرہ بھر گیا ہے۔ کچھ تو نکالنی چاہیئے۔ تو بیماری میں ہی میں دو راتیں دو بجے تک اور ایک رات اڑھائی بجے تک ڈاک دیکھتا رہا اور کُچھ حصّہ ڈاک کا نکال دیا۔ کچھ مجھے تسلّی ہوئی۔ پھر جب کچھ افاقہ ہُوا تو اپنا پُورا زور لگا کے اسلام آباد میں ہی ساری ڈاک نکال دی تھی۔ لیکن اِن تین دِنوں کی ڈاک میں نے نہیں دیکھی۔ منگل۔ بُدھ اور جُمعرات۔ انشاء اللہ مجھے اُمید ہے کہ کل یا پرسوں دو دن میں وہ ساری دیکھ لوں گا۔ پھر کوئی میرے ذمّہ قرض نہیں رہے گا جماعت کا۔ کیونکہ دُعاؤں کے خطوط ہیں۔ معاملات ہیں۔ تکالیف بعض ایسی ہوتی ہیں جو فوری دُور کرنی ہوتی ہیں۔ تو میری بیماری مجھے قصور وار ٹھہراتی ہے۔ میں اپنے ربّ سے اُمید رکھتا ہُوں کہ جو بیماری کی وجہ سے کمزوری ہوتی ہے، اس پر وُہ مجھے گرفت نہیں کرے گا۔ لیکن مجھے یہ تکلیف ہوتی ہے سوچ کے کہ جن دوستوں کی تکالیف کو میں صحت کی صُورت میں دُور کر سکتا تھا وُہ میں دُور نہیں کر سکا۔ تو

بہت دُعا کریں

کہ اللہ تعالےٰ میری بیماری کو کُلیتہً دُور کر دے۔ اور مجھے پُوری طاقت عطا کرے۔ جیسا کہ اب تک وُہ کرتا رہا ہے۔ کرتا ہے۔ آئندہ بھی جب تک زندگی ہے میں اُس ربّ کریم سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وہ ایسا کرے گا کہ مجھے طاقت دے اور سارے ہی کام روز کے روز ہو جائیں۔ میں روز کے کام قریباً روز ہی نمٹانے کا عادی ہوں۔ عام طور پر میں رات کو بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا۔ ایک بجے کے بعد بہت دفعہ سویا ہوں۔ تو اوسطاً ساڑھے بارہ اور ایک بجے میں سوتا ہوں۔ گرمیوں میں بھی۔ پھر صبح نماز کے لئے اُٹھتا ہوں۔ بعض دفعہ اتنا ضعف ہوتا ہے کہ میں مسجد میں نہیں آسکتا۔ لیکن نماز پڑھتا ہوں اپنے وقت پر۔

دُوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ اِمسال باہر دَورہ پر جانے کا ہے۔ بہت سے مُلکوں میں جانا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ تفصیل سے انشاء اللہ اللہ نے توفیق دی تو اگلے جُمعہ میں بات کروں گا۔ خلیفہٗ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت میں ساری دُنیا کے احمدیوں کا خلیفہ ہے۔ اب اکثر اوقات میں یہاں رہتا ہوں مرکز میں۔ لیکن افریقہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی اور امریکہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی، شمالی امریکہ میں اور جس میں یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ اور کینیڈا شامل ہے اور جنوبی امریکہ میں جو ہیں وہ بھی اور یورپ میں بسنے والے احمدی بھی، افریقہ والے احمدی بھی، آسٹریلیا والے احمدی بھی، انڈونیشیا والے احمدی بھی میری باتوں پر کان دھرتے، میری نصائح سے فائدہ اُٹھاتے، جو اسلامی تعلیم میں اُن کے سامنے رکھتا ہوں اُس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور دُوسروں کے مقابلہ میں بہت پیار اور محبّت سے وہ رہتے ہیں۔

تو خلیفہٗ وقت تو ایک جگہ ہی ہوگا۔ جب اکثر اوقات یہ ساری دُنیا جو ہے ہزارہا میل سے میری آواز کو سُنتی اور

پیار اور اخوت کے ساتھ

زندگی کے دِن گزار رہی ہوتی ہے۔ تو اگر میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر چلا جاؤں تو ربوہ والوں کو یہ حق تو نہیں پہنچتا کہ چونکہ خلیفہٗ وقت یہاں نہیں ہے اس لئے ایک دوسرے کے خلاف غصّے نکال لو۔

پس میری نصیحت یہ ہے کہ کبھی بھی نہ لڑو ایک دُوسرے سے۔ مُسکراتے چہروں سے ملاقات کرو۔ سلام سے اپنے کلام کی ابتداء کرو کِسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دُور کرنے کے لئے جہاں ضرورت ہو اپنے حقوق چھوڑ دو۔ بے شک دینے والا تو اللہ ہے۔ وہ دیتا ہے۔ جب دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ آپ کی جھولیوں میں وہ چیز سما نہیں سکتی۔ وہ دیتا ہے افراد کو بھی، وہ دیتا ہے جماعت کو بھی۔ افراد کے متعلق بھی میں مثالیں دیا کرتا ہُوں۔ لیکن جماعت تو ہمارا سانجھا مال ہے نا۔ ہر احمدی جو ہے جماعت کا مال اُس کا مال ہے۔ اُس مال کی برکتیں ہر احمدی کو نظر آنی چاہئیں۔ اور اُس کے مطابق اُس کی زبان سے ہر آن اور ہر وقت الحمد لِلّٰہ نکلنا چاہیئے۔

۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے بعض مُلکوں کا میں نے دَورہ کیا۔ وہاں مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ایک سکیم پروگرام کا۔ جماعت میں میں نے اس کی تحریک کی۔ ساری جماعت نے اُس وقت

بڑے پیار کے ساتھ

اللہ تعالےٰ کے حضور ۵۳ لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ اب ان ملکوں کی سکیم کہ اتنے کالجز کھولے جائیں گے اور اتنے ہسپتال کھولے جائیں گے۔ اُس کے لحاظ سے تو ۵۳ لاکھ روپے کوئی چیز نہیں ہیں۔ وہاں کے جو مشنریز عیسائی ہسپتال ہیں وہ دو دو کروڑ روپیہ ایک ایک ہسپتال پر خرچ کرنے والے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کو آپ کے پیسے کی تو ضرورت نہیں۔ آپ کے دِل میں جو اس کا پیار موجزن ہوتا ہے اُسے وہ پسند کرتا اور محبّت کی نگاہ سے دیکھتا اور اُسی کے مطابق وہ آپ سے سلوک کرتا ہے۔ اس مال "نصرت جہاں آگے بڑھو"۔ نصرت جہاں میرے لئے ایک پیار وجود بھی ہے (کیونکہ میری دادی نصرت جہاں نے بچپن سے ہی مجھے پالا اور بڑی احسن رنگ میں تربیت کی۔ مجھے وہ کچھ سکھایا کہ دُنیا کی کوئی ماں نہیں جس نے اپنے بچے کو وہ سکھایا ہو، جس رنگ میں سکھایا وہ بھی حسین تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات کو بہت بلند کرے) لیکن معنوی لحاظ سے یہ بنتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت اور تائید سے، اور آگے بڑھو۔ ۵۳ لاکھ سے تو ہم جُوں کی چال سے بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی نُصرت نے اپنا یہ کرشمہ دِکھایا کہ سالِ رواں کا اُن ملکوں کا

نُصرت جہاں کا بجٹ

چار کروڑ روپے کا ہے۔

تو خدا تعالےٰ جو ہے وہ بخیل نہیں۔ جو اُس کی خاطر اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اسی کا دیا ہوا مال اُسے لَوٹاتا ہے۔ وہ اللہ اِس دُنیا میں بھی قرضہ نہیں رکھتا اور اُسے دیتا ہے۔ اگر تو آپ نے اپنے ربّ سے لینا ہے تو لڑ جھگڑ کے اپنے بھائی سے مت لو۔ اگر آپ نے اس کے حُکم پر عمل کرنا ہے

لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ

تو جو آپ کا حق نہیں وہ اپنے حق میں مِلا کر سارے مال کو گندا نہ کرو۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پُورا کرے گا۔ اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا۔ اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنا دے گا آپ کو۔ ایسا بنا دے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہے انسان۔ وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں۔ ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعہ اُسے وہ پہنچ رہا ہے۔ اِس مادّی دُنیا کا وہ کونسا چشمہ ہے جس کا دہانہ خُدائے رزّاق کے جو جلوے ہیں اُن سے زیادہ چوڑا ہو۔

تو جہاں سے آپ کو بہت زیادہ مِل سکتا ہے وہاں سے لینے کی کوشش کریں۔ اور ہمیشہ ہی پیار اور محبّت سے رہیں۔ ربوہ کو تو مثال بننا چاہیئے دُوسروں

کے لئے اس واسطے میں آپ کو زور کے ساتھ یہ یاددہانی کروا رہا ہوں۔
میں جب یہاں ہوتا ہوں کئی تکلیفیں بھی اُٹھاتا ہوں جذباتی طور پر۔ ذرا ذرا سی بات کی مجھے اطلاع آتی ہے کہ جو احمدی جن کو خدا تعالےٰ نے گند اور اندھیروں سے نکال کر

پاکیزگی اور نور کی رفعتوں تک

پہنچایا تھا وہ پھر واپس اندھیروں کی طرف جانے کے لئے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس گند میں نہ پڑیں۔ ان اندھیروں کی طرف ان کی حرکت نہ ہو۔ کبھی میں کامیاب ہوتا ہوں۔ کبھی بدقسمتی اُن لوگوں کی میں کامیاب نہیں ہوتا۔ لیکن بہرحال یہ کوشش ہے جو میں کرتا ہوں۔ اور اب میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا جو ہے وہ محبت اور پیار کی فضا رہے گی۔ اور ہر شخص دوسرے کے دکھوں کو دُور کرنے والا۔ اُن کے لئے خوشحالی اور بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہوگا۔ دُکھ کے سامان پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ اپنی طبیعت کے لحاظ سے میرا خیال تھا دس منٹ سے زیادہ میں نہیں بولوں گا۔ اور آپ کے نقطۂ نگاہ سے اس گرمی کے باوجود کچھ زیادہ بول گیا ہوں۔ بہرحال انسان اپنی کوشش کرتا ہے۔ اور خیر اور برکت صرف خدا دینے والا ہے۔
اس واسطے ایک بات چھوٹی سی بتا دوں۔ ہے تو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا

مجھے بڑی پیاری ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

انہوں نے یہ نہیں مانگا کہ اے خدا مجھے یہ دے اور وہ دے۔ اُنہوں نے کہا ہر وہ چیز جس میں میرے لئے تجھے خیر نظر آئے اے خدا مجھے وہ دے۔ اور اسی کا میں محتاج ہوں۔ مجھے آپ نہیں پتہ میرے لئے بھلائی کس چیز میں ہے۔ میں کیا مانگوں تجھ سے۔ اُس سے مانگو جو جانتا ہے اور اپنی چلانے کی کوشش نہ کرو اس کے ماحول میں۔ آپ میں سے کسی کو بھی کچھ بھی پتہ نہیں ایک منٹ بعد کا نہیں پتہ۔

اللہ تعالےٰ فضل کرے۔ ہمیں سچا احمدی مسلمان، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والا بنائے۔ اور ہمیں اس قابل بنا دے کہ دُنیا ہمارے ہونے کو دیکھ کر ہماری زندگیوں پر نگاہ پا کر اسلام کی طرف مائل ہونے والی بن جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو اُسی طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے جس طرح ہم خدا کے عاجز بندے اس کی رحمتوں اور فضلوں کے محتاج اور کوشش کرتے ہیں جتنی ہم سے ہو سکے کہ اُس سے ہم خیر کو حاصل کریں۔ آمین ۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۱ء)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ انتظام

قادیان میں ہفتۂ قرآن مجید پورے اہتمام سے منایا گیا

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد سیکرٹری تعلیم لوکل انجمن احمدیہ قادیان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام ہفتۂ قرآن مجید اپنی سابقہ روایات کے مطابق پوری شان کے ساتھ مورخہ ۵ ؍ تا ۱۱ ؍ ستمبر ۱۹۸۱ء منایا گیا۔ چنانچہ اس تعلق میں روزانہ بعد نمازِ عشاء مسجد اقصےٰ میں ایک ایک موضوع پر تقریر ہوتی رہی۔ احباب و خواتین اور بچے سبھی ذوق و شوق سے اس میں شامل ہو کر انوارِ قرآنی اور ہدایاتِ رحمانی سے مستفید ہوتے رہے۔ اور ہر اجلاس کے آخر میں اجتماعی دُعا ہوتی رہی۔ قارئین بدر کے افادہ کے لئے ان اجلاسوں کی ایک مختصر جھلک پیشِ خدمت ہے۔

(۱)۔ سب سے پہلا اجلاس مورخہ ۵ ؍ ستمبر کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز محمود احمد علوی مالاباری نے کی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے "قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے" کے موضوع پر فاضلانہ تقریر کی۔

(۲)۔ دوسرے دن مورخہ ۶ ؍ ستمبر کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امورِ عامہ قادیان کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے کی جس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "تفہیم قرآن کے اصول" کے موضوع پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔

(۳) تیسرے دن مورخہ ۷ ؍ ستمبر کو محترم منظور احمد خان صاحب سوز ایم۔ اے۔ وکیل المال تحریکِ جدید قادیان نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ تلاوتِ کلام پاک عزیز سید کلیم الدین احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ بعد ازاں خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان "قرآن مجید کی رُوحانی تاثیرات" تقریر کی۔

(۴)۔ چوتھا اجلاس مورخہ ۸ ؍ ستمبر کو محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ اور مکرم مولوی منظور احمد صاحب فاضل گھنوکے انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان نے "قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات اور کامل شریعت ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

(۵) پانچویں دن مورخہ ۹ ؍ ستمبر کو محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآن مجید عزیز عبدالوکیل متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ اس دن کی تقریر کا عنوان تھا "قرآن مجید کا بیان کردہ معیارِ نجات" چونکہ اصل مقرر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر کو اپنی بچی کی علالت کی وجہ سے مجبوری پیش آگئی تھی اس لئے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے اس موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ دُوسری تقریر اس اجلاس کی کراچی سے آئے ہوئے ہمارے معزز مہمان مکرم محمد رضا صاحب بسمل نے کی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیرِ صغیر (بامحاورہ اردو ترجمہ قرآن مجید) کی پنجاب گورنمنٹ (پاکستان) کی طرف سے ضبط کئے جانے کے احوال پر روشنی ڈالی۔ اور بعض مفید حوالجات پیش کر کے حاضرین کے علم میں اضافہ کیا۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ۔

(۶)۔ چھٹا اجلاس مورخہ ۱۰ ؍ ستمبر کو محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم عزیز تنویر احمد خادم متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل نے "اُخروی زندگی از رُوئے قرآن مجید" کے عنوان پر عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی۔

(۷)۔ ہفتۂ قرآن مجید کا ساتواں اور آخری اجلاس مورخہ ۱۱ ؍ ستمبر کو منعقد ہوا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کی طبیعت چونکہ گلے کی خرابی کے باعث ناساز تھی، اس لئے آپ کے ارشاد کے مطابق اس آخری اجلاس کی صدارت کے فرائض محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان نے سرانجام دیئے۔ تلاوتِ قرآن مجید مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے زیرِ عنوان "قرآن مجید کا پیش کردہ پُرامن پاکیزہ معاشرہ"

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۱-۲ نیچے)

ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جس سے سامعین مستفید و محظوظ ہوئے۔

بعد ازاں اجتماعی دُعا کے ساتھ ہفتۂ قرآن مجید کا یہ پروگرام اپنی تکمیل کو پہنچا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے، اس پر عمل کرنے اور اس کے انوار و ہدایات کو اکنافِ عالم میں پھیلاتے چلے جانے کی توفیق ملے۔ اور اس ہفتہ کو منانے کے نتیجہ میں ہمارے بچوں، نوجوانوں اور تمام افرادِ جماعت میں ایک نئی بیداری پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی برکات کا ہم پر نزول ہوتا چلا جائے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق ہم سب ہمیشہ تعلیم القرآن کے فریضہ کو بااحسن طریق نسلاً بعد نسلٍ ادا کرتے چلے جائیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ١٩٨٠ء

آخری قسط

ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت غلبۂ رُسل کی روشنی میں

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی۔ ایچ ڈی۔ سکندر آباد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں نصرت الٰہی کا ظہور

اب ذرا ملک عرب کی طرف نظر ڈالیں اور سب کے سردار پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ ذکر کریں۔ جیسا کہ دُنیا جانتی ہے آپ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بالکل اَن پڑھ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان منصب کے لئے چُنا اور ساری دُنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپؐ کو الہام ہوتا ہے:—

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ (٧٤ : ٢-٤)

اے بارانی کوٹ پہن کر کھڑے ہونے والے۔ کھڑا ہو جا۔ اور دُور دُور جا کے لوگوں کو ہوشیار کر۔ اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر۔

آپؐ کو جھٹلایا جاتا ہے۔ شروع میں صرف چند لوگ آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کو انتہائی تکلیف دی جاتی ہے۔ طائف کے شریر لوگ آپؐ پر اس قدر پتھر برساتے ہیں کہ آپ کا بدن مبارک زخموں سے چھلنی ہو جاتا ہے۔ خود مکہ کے اندر آپؐ کا بائیکاٹ کر کے آپؐ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بالآخر یہ مظالم اس حد کو پہنچتے ہیں کہ قریش یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آپؐ کو جان سے مار دینا چاہیئے تاکہ آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:—

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔

(٨ : ٣١)

اور اے رسول اُس وقت کو یاد کر جبکہ کفّار تیرے متعلق تدبیریں کر رہے تھے تاکہ تجھے ایک جگہ محصور کر دیں یا تجھ کو قتل کر دیں۔ یا تجھ کو نکال دیں۔ اور وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

آپؐ کے صحابہؓ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر دوسری جگہ چلے گئے۔ لیکن آپؐ صبر کرتے ہیں۔ اور آپ اُس وقت تک تشریف نہیں لے جاتے جب تک کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہجرت کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ آپ مکہ سے نکلتے ہیں۔ راستے میں ایک غار کے اندر پناہ لیتے ہیں۔ دُشمن ایک کھوجی کی مدد سے غار تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور کھوجی یقین دلاتا ہے کہ وہ ضرور اس غار میں ہیں۔ گو بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ پکڑے ہی گئے۔ لیکن آپ کو یقین ہے کہ ایک خدا ہے جو آپ کی ضرور مدد کرے گا۔ چنانچہ آپ اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں:—

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

(٩ : ٤٠)

کسی گزشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔

اگر ایک بالا ہستی کا تصرّف نہیں تو کیا ہے کہ دُشمن کو غار تک پہنچنے کے بعد اور کھوجی کے یقین دلانے پر بھی یہ توفیق نہیں ملتی کہ ذرا غار میں جھانک کر دیکھ لیں۔ بلکہ وُہ غار کے مُنہ تک پہنچنے کے بعد یہ کہہ کر چلے جاتے ہیں کہ یہاں تو مکڑی نے جالا بنایا ہے۔ وہ یہاں کیسے ہو سکتے ہیں؟ ایک مکڑی کا جالا جس سے کمزور اَور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ وہ دُشمن کو روکنے کے لئے بڑا زبردست قلعہ ثابت ہوتا ہے۔ کیا یہ واقعہ نہیں بتاتا کہ اِک خدا ہے جو سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ قرآن مجید اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے توجہ دلاتا ہے کہ اس دُنیا پر غالب اور حکمت والی ہستی کا تصرّف ہے۔ جیسا کہ فرمایا:—

فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا۔ وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی۔ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

(٩ : ٤٠)

پس اللہ نے اس پر سکینت نازل کی۔ اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور ان لوگوں کی بات کو نیچا کر دیا جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے۔ اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

پھر اس بات پر بھی ذرا غور کریں، کہ ہجرت سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بشارت دیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامیاب کرے گا اور قسم کھا کر فرماتا ہے:—

"اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ (٢٨ : ٨٦)

"وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف (یعنی مکہ کی طرف) لوٹا کر لائے گا"۔ اور آپؐ کو یہ دُعا سکھاتا ہے کہ:—

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۔

(١٧ : ٨١)

اور اے میرے رب مجھے نیک طور پر (دوبارہ مکہ میں) داخل کر اور ذکرِ نیک چھوڑنے والے طریق پر (مکّہ سے) نکال۔ اور اپنے پاس سے میرا کوئی مددگار (اور) گواہ مقرر کر۔

ایک طرف تو یہ عالم ہے کہ دشمن آپؐ کو پکڑوانے کے لئے بڑا انعام مقرر کرتا ہے۔ اور آپ کی جان خطرے میں ہے۔ اور بظاہر آپؐ کا مکّہ سے مدینہ خیریت سے پہنچنا بھی ناممکن معلوم ہوتا ہے تو دُوسری طرف یہ نظارہ ہے کہ ایک بالا ہستی کی نصرت آپ کو حاصل ہے جس کی بناء پر آپ نہ صرف مکّہ سے مدینہ پہنچنے بلکہ دوبارہ مکہ میں آنے کی خبر بھی دیتے ہیں۔ اور ہوتا بھی ایسا ہی ہے مدینہ پہنچنے کے بعد کتنی جنگیں تھیں جو آپؐ کی چھوٹی سی کمزور جماعت کو لڑنی پڑیں۔ لیکن آپؐ خدا کا نام لے کر مقابلہ کرتے ہیں کہ:—

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ

اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے تجھ پر میرا اعتماد ہے اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں۔ اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد)

ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ بدر کے میدان میں آپؐ کی تین سو تیرہ کی بے سروسامان جماعت کے مقابلہ پر ایک ہزار مسلح فوج تھی جو ایک مُٹھی بھر جماعت کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ دُنیا سے مٹانے کے لئے جمع ہوئی تھی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ۔

(٣ : ١٢٤)

اور (اس سے پہلے) بدر (کی جنگ) میں جبکہ تم حقیر تھے اللہ یقیناً تمہیں مدد دے چکا ہے۔

ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ آپ جنگ کے میدان میں دُشمنوں میں بالکل گھرے ہوئے تھے۔ اپنے گھوڑے کو زور کے ساتھ ایڑ لگا کر آگے بڑھتے تھے اور فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ، میں اللہ کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں۔ ایک وہ وقت بھی تھا جبکہ ایران کا بادشاہ جو اُس وقت بڑی طاقتور ہستی تھی آپ کو قتل کرانے کے لئے مسلح آدمیوں کو اس نے بھیجا تھا۔ کتنے ہی ایسے مواقع تھے جبکہ بظاہر موت آپؐ کی تاک میں تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا آپؐ کے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

(٥ : ٦٨)

اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا۔

چنانچہ ہر خطرے میں سے معجزانہ طور پر آپ بچ کر نکل آتے ہیں۔ اور چند سال کے چھوٹے سے عرصہ میں ملک کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک غیبی طاقت آپؐ کی حفاظت اور نصرت میں لگی ہوئی تھی؟

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دُنیا نے غلبۂ رُسل کا وہ نظارہ دیکھا جس کی نظیر نہیں۔

ENCYCLOPAEDIA BRITANNICA میں لکھا ہے:—

"Most successful of all the Prophets and religious personalities"

ابوجہل جو آپ کا دشمن تھا ایک وقت عرب میں بڑا معزز سمجھا جاتا تھا لیکن آج دنیا میں کوئی نہیں جو اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرے دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اس وقت کروڑوں ہیں۔

کیا دنیا کی یہ تاریخ اس بات کی شہادت نہیں دیتی کہ اس عالم کون و مکاں کا ایک خدا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر بے زور بے کس اُمّی یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حججِ واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور ان ہی تختوں پر غریبوں کو بٹھایا اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی؟ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آجانا بجز تائید الٰہی کے کبھی ہوا کرتا ہے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل مکہ کے لوگوں میں منادی کی کہ میں نبی ہوں اس وقت ان کے ہمراہ کون تھا اور کس بادشاہ کا خزانہ اُن کے قبضہ میں آگیا تھا کہ جس پر اعتماد کر کے ساری دنیا سے مقابلہ کرنے کی ٹھہر گئی یا کون سی فوج اکٹھی کر لی تھی کہ جس پر بھروسہ کر کے تمام بادشاہوں کے حملوں سے امن ہو گیا تھا ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر اکیلے تھے صرف ان کے ساتھ خدا تھا جس نے ان کو بڑے مطلب کے لئے پیدا کیا تھا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نصرت الٰہی کا ظہور

بالآخر میں خلیفۂ رسول کا وہ واقعہ پیش کرتا ہوں جو موجودہ زمانہ میں ہماری آنکھوں کے سامنے گزرا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے خادم اور ظلِّ کامل اور بروزِ جمالی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اسی قادیان کی مقدس بستی سے جو ریل اور تار سے دُور بالکل گمنام بستی تھی لوگوں کو خدا کی طرف بُلایا تھا اور وہی پُرانی آواز بلند کی تھی جو کسی زمانہ میں حضرت کرشن علیہ السلام نے ہندوستان سے حضرت کنفیوشس علیہ السلام نے چین سے حضرت زرتشت علیہ السلام نے ایران سے بلند کی تھی کہ تمہارا ایک خُدا ہے۔

لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے آپ کی بھی شدید مخالفت کی گئی مسلمانوں نے، عیسائیوں نے، ہندوؤں نے سب نے آپ کی مخالفت کی مسلمان علماء نے آپ کو کافر ملحد بلکہ دجّال قرار دیا اور یہ فتویٰ دیا کہ یہ شخص اسلام سے خارج ہے بلکہ اسلام کا شدید دشمن ہے اور آپ کو تکلیفیں دینا موجب ثواب سمجھا گیا آپ کو مقدموں میں گھسیٹ کر ذلیل کرنے کی کوششیں کی گئیں آپ کی کمزور جماعت کو شدید تکلیفیں دی گئیں آپ کے ایک وفادار مُرید کو افغانستان کی سرزمین میں آدھا دھڑ دفن کر کے پتھر برسا کر شہید کر دیا گیا لیکن آپ نے اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی یہی درس جماعت کو دیا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے فرمایا ؎

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ زخم رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

ذرا سوچیں تو صحیح کہ ایک شخص اکیلا ایک گمنام بستی سے کھڑا ہوتا ہے کالج تو الگ رہا کسی سکول میں بھی نہیں جاتا۔ اس کے پاس نہ ظاہری علم ہے اور نہ تلوار اس کے پاس نہ کوئی طاقت ہے اور نہ دولت لیکن خدا کے کہنے پر کھڑا ہو جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے یہ کہا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔"

نیز یہ کہ

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۲ و ۱۳)

اور خدا پر بھروسہ کر کے وہ اپنے مخالفین کو کہتا ہے ؎

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

میرے بھائیو! آپ کے مشن کو ناکام کرنے کے لئے جو کوششیں کی جاری ہیں یہ کسی پُرانے زمانہ کی تاریخ نہیں ہے بلکہ ہم اس کے چشم دید گواہ ہیں ابھی ابھی ۱۹۷۴ء میں جو ظلم جماعت پر ہوا ہے اس سے سب دُنیا واقف ہے ہمارے موجودہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ میں اس وقت کئی راتیں سو نہیں سکا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا رہا۔ ایک دفعہ جب میں ساری رات جاگ کر دعائیں کرتا رہا تو صبح کی اذان سے قبل مجھے آواز آئی "وسّع مکانک انا کفیناک المستھزئین" اپنے مکان کو وسیع کر لیں جو لوگ آپ کی بیعت کو اب قبول کرنے والے ہیں اُن کا فکر کرو اور جو لوگ مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے میں کافی ہوں چنانچہ اس کے بعد جماعت نے بڑی ترقی کی۔

اس وقت ہمارا قادیان میں جمع ہونا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے ہستی باری تعالیٰ کی دلیل پیش کر رہا ہے ایسے وقت میں جبکہ ایک شخص بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا اور سال بھر میں کوئی خط آتا تھا اس گمنامی کی حالت میں آپ نے فرمایا تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ یأتون من کل فجّ عمیق و یأتیک من کل فجّ عمیق (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۶۹)

یعنی تیرے پاس دور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور تحائف لائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"کون انسان یہ پیشگوئی کر سکتا ہے کہ اس گمنامی اور کسمپرسی کے زمانہ کے بعد اس پر ایک ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ لاکھوں انسان اس کے تابع ہو جائیں گے اور مخالفوں کے مکروں سے وہ پیشگوئی نہیں ٹلے گی اور کون ناداری کے زمانہ میں یہ خبر دے سکتا ہے کہ اس پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ ایک دُنیا تحائف اور اموال کے ساتھ اسی کی طرف رجوع کرے گی اور خدا ان کے دلوں میں الہام کرے گا کہ پورے صدق اور اخلاص سے اس کی مدد کریں اور اس کی راہ میں فدا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

اختتام

ہر وہ شخص جو خدا کو نہیں مانتا یا اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتا اسے سوچنا چاہیئے کہ کیوں خدا کا نبی باوجود اکیلا اور کمزور ہونے کے اور باوجود مخالفین کی پُرزور کوششوں کے ہمیشہ غالب ہوتا ہے یہ کسی ایک قوم یا دو اقوام کی بات نہیں یا ایک زمانہ یا دو زمانہ کی بات نہیں بلکہ ہر قوم اور ہر زمانہ کی بات ہے ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ کوئی نبی اپنے مقصد میں ناکام رہا ہو کیوں سارے مخالفین کی مجموعہ طاقتیں ایک کمزور کا مقابلہ نہیں کر سکتیں؟

تاریخ کی یہ زبردست شہادت جو ساری دُنیا پر اور تمام زمانوں پر مشتمل ہے اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ اس عالم کون کا ایک خدا ہے

وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل

(از کلام محمود)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

تصحیح:- بدر مجریہ ۲۳ وفا (جولائی) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۲ کالم ۱ تا ۲ میں مکرم سید عارف احمد صاحب ابن مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بریلی کے اعلان نکاح میں سہو کتابت سے حق مہر کی رقم پانچ ہزار روپے کی بجائے پانچ صد روپے لکھا گیا ہے قارئین اس کی درستی فرما لیں۔
(ایڈیٹر)

اردو تراجم قرآن

سید ابوالاعلیٰ مودودی کی نظر میں

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی نے "تفہیم القرآن" کے نام سے ایک مبسوط تفسیر سپرد قلم کی جس پر بعض اہل قلم مثلاً مولانا عبدالقادر خان قادری رضوی ولاڑکانہ نے ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے "مودودی عرفان فی تفہیم القرآن" لکھی۔ جسے مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ نے شائع کیا علاوہ ازیں رسالہ "طلوع اسلام" (لاہور) میں بھی متعدد اقساط تفسیر تفہیم القرآن پر شائع ہوئیں۔ لیکن تفہیم القرآن کے محاسن و معایب سے قطع نظر یہاں صرف تفہیم القرآن کے اسلوب بیان اور انداز تحریر کا ایک نمونہ ہدیۂ ناظرین کرنا چاہتا ہوں۔

اردو تراجم

مولانا مودودی تفسیر کے دیباچہ میں برّ صغیر کے لفظی اردو تراجم قرآن پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"لفظی ترجمے کا اصلی فائدہ یہ ہے کہ آدمی کو قرآن کے ہر ہر لفظ کا مطلب معلوم ہو جاتا ہے اور وہ ہر آیت کے نیچے اس کا ترجمہ پڑھ کر جان لیتا ہے کہ اس آیت میں یہ کچھ فرمایا گیا ہے لیکن اس فائدے کے ساتھ اس طریقے میں کئی پہلو نقص کے بھی ہیں جن کی وجہ سے ایک غیر عربی دان ناظر قرآن مجید سے اچھی طرح مستفید نہیں ہو سکتا۔

پہلی چیز جو ایک لفظی ترجمے کو پڑھتے ہوئے محسوس ہوتی ہے وہ روانیٔ عبارت، زورِ بیان بلاغتِ زبان اور تاثیر کلام کا فقدان ہے۔ قرآن کی سطروں کے نیچے آدمی کو ایک ایسی بے جان عبارت ملتی ہے جسے پڑھ کر اس کی روح وجد میں آتی ہے نہ اس کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں نہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں نہ اس کے جذبات میں کوئی طوفان برپا ہوتا ہے اور نہ اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چیز عقل و فکر کو تسخیر کرتے ہوئے قلب و جگر تک اترتی چلی جارہی ہے اس طرح کوئی تاثر رونما ہونا تو درکنار ترجمے کو پڑھتے وقت تو بسا اوقات آدمی یہ سوچتا رہ جاتا ہے کہ کیا واقعی یہی وہ کتاب ہے جس کی نظیر لانے کے لئے دنیا بھر کو چیلنج دیا گیا تھا؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظی ترجمے کی چھلنی صرف دوا کے خشک اجزاء ہی کو اپنے اندر سے گزرنے دیتی ہے۔ رہی ادب کی وہ تیز و تند اسپرٹ جو قرآن کی اصل عبارت میں بھری ہوئی ہے اس کا کوئی حصہ ترجمے میں شامل نہیں ہونے پاتا وہ اس چھلنی کے اوپر ہی سے اڑ جاتی ہے حالانکہ قرآن کی تاثیر میں اس کی پاکیزہ تعلیم اور اس کے عالی قدر مضامین کا جتنا حصہ ہے اس کے ادب کا حصہ بھی کچھ کم نہیں یہی تو وہ چیز ہے جو سنگدل آدمی کا دل بھی پگھلا دیتی ہے۔ جس نے بجلی کے کڑاکے کی طرح عرب کی ساری زمین ہلا دی تھی جس کی قوتِ تاثیر کا لوہا اس کے شدید ترین مخالفین تک مانتے تھے اور ڈرتے تھے کہ یہ جادو اثر کلام جو سنے گا وہ بالآخر نقدِ دل ہار بیٹھے گا یہ چیز اگر قرآن میں نہ ہوتی اور وہ اسی طرح کی زبان میں نازل ہوا ہوتا جیسی اس کے ترجموں میں ہمیں ملتی ہے تو اہل عرب کے دلوں کو گرمانے اور نرمانے میں اسے ہرگز وہ کامیابی نہ حاصل ہو سکتی جو فی الواقع اسے حاصل ہوئی

متاثر نہ ہونے کی وجہ

لفظی ترجموں سے طبائع کے پوری طرح متأثر نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ترجمے بالعموم بین السطور درج کئے جاتے ہیں یا نئے طرز کے مطابق صفحے کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک طرف کلام اللہ اور دوسری طرف ترجمہ لکھا جاتا ہے یہ طریقہ اس غرض کے لئے تو عین مناسب ہے جس کی خاطر آدمی لفظی ترجمہ پڑھتا ہے کیونکہ اس طرح ہر لفظ اور ہر آیت کے مقابلے میں اس کا ترجمہ مل جاتا ہے لیکن اس کا نقصان یہ ہے کہ ایک آدمی جس طرح دوسری کتابوں کو پڑھتا ہے اور اُن سے اثر قبول کرتا ہے اسی طرح وہ ترجمۂ قرآن کو نہ تو مسلسل پڑھ سکتا ہے اور نہ اس سے اثر قبول کر سکتا ہے۔

کیونکہ بار بار اجنبی زبان کی عبارت اس کے مطالعہ کی راہ میں حائل ہوتی رہتی ہے انگریزی ترجموں میں اس سے بھی زیادہ بے اثری پیدا کرنے کا ایک سبب یہ ہے کہ بائیبل کے ترجمے کی پیروی میں قرآن کی ہر آیت کا ترجمہ الگ الگ نمبر وار درج کیا جاتا ہے آپ کسی بہتر سے بہتر مضمون کو لے کر اس کے فقرے فقرے کو الگ کر دیجئے اور اوپر نیچے نمبر وار لکھ کر اس کو پڑھئے آپ کو خود محسوس ہو جائے گا کہ مربوط اور مسلسل عبارت سے جو اثر آپ کے ذہن پر پڑتا ہے اس سے آدھا اثر بھی ان جدا جدا فقروں کے پڑھنے سے نہیں پڑتا۔

ایک اور وجہ

ایک اور وجہ اور بڑی اہم وجہ لفظی ترجمے کے غیر مؤثر ہونے کی یہ ہے کہ قرآن کا طرزِ بیان تحریری نہیں بلکہ تقریری ہے اگر اس کو منتقل کرتے وقت تقریر کی زبان کو تحریر کی زبان میں تبدیل نہ کیا جائے اور جوں کا توں اس کا ترجمہ کر ڈالا جائے تو ساری عبارت غیر مربوط ہو کر رہ جاتی ہے یہ تو سب کو معلوم ہے کہ قرآن مجید ابتداءً لکھے ہوئے رسالوں کی شکل میں شائع نہیں کیا گیا بلکہ دعوتِ اسلامی کے سلسلے میں حسب موقع وضرورت ایک تقریر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی جاتی تھی اور آپ اسے ایک خطبے کی شکل میں لوگوں کو سناتے تھے تقریر کی زبان اور تحریر کی زبان میں فطرتاً بہت بڑا فرق ہوتا ہے مثلاً

تحریر میں ایک شبہ کو بیان کرکے اسے رفع کیا جاتا ہے مگر تقریر میں شبہ کرنے والے خود سامنے موجود ہوتے ہیں اس لئے بسا اوقات یہ کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی کہ لوگ ایسا کہتے ہیں بلکہ مقرر آمدِ سخن ہی میں ایک فقرہ ایسا کہہ جاتا ہے جو ان کے شبہ کا جواب ہوتا ہے تحریر میں سلسلۂ کلام سے الگ مگر اس سے قریبی تعلق رکھنے والی کوئی بات کہنی ہو تو اس کو جملۂ معترضہ کے طور پر کسی نہ کسی طرح عبارت سے جدا کرکے لکھا جاتا ہے تاکہ ربطِ کلام ٹوٹنے نہ پائے لیکن تقریر میں صرف لہجہ اور طرزِ خطاب بدل کر ایک مقرر بڑے بڑے جملہ ہائے معترضہ بولتا چلا جاتا ہے اور کوئی بے ربطی محسوس نہیں ہوتی۔

تحریر میں بیان کا تعلق ماحول سے جوڑنے کے لئے الفاظ سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن تقریر میں ماحول خود ہی بیان سے اپنا تعلق جوڑ لیتا ہے اور ماحول کی طرف اشارہ کئے بغیر جو باتیں کہی جاتی ہیں ان کے درمیان کوئی خلاء محسوس نہیں ہوتی۔

تقریر میں متکلم اور مخاطب بار بار بدلتے ہیں مقرر اپنے زورِ کلام میں موقع و محل کے لحاظ سے کبھی ایک ہی گروہ کا ذکر بصیغۂ غائب کرتا ہے اور کبھی اسے حاضر سمجھ کر براہ راست خطاب کرتا ہے کبھی واحد کا صیغہ بولتا ہے اور کبھی جمع کے صیغے استعمال کرنے لگ جاتا ہے کبھی متکلم وہ خود ہوتا ہے کبھی کسی گروہ کی طرف سے بولتا ہے کبھی کسی بالائی طاقت کی نمائندگی کرنے لگ جاتا ہے اور کبھی وہ بالائی طاقت خود اس کی زبان سے بولنے لگتی ہے تقریر میں یہ چیز ایک حسن پیدا کرتی ہے مگر تحریر میں آکر یہی چیز بے جوڑ ہو جاتی ہے۔

یہی وجوہ ہیں کہ جب کسی تقریر کو تحریر میں لایا جاتا ہے تو اس کو پڑھتے وقت آدمی لازماً ایک طرح کی بے ربطی محسوس کرتا ہے اور یہ احساس اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے جتنا اصل تقریر کے حالات اور ماحول سے آدمی دور ہوتا جاتا ہے خود قرآنِ عربی میں بھی ناواقف لوگ جس بے ربطی کی شکایت کرتے ہیں اس کی اصلیت یہی ہے وہاں تو اس کو دور کرنے کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ تفسیری حواشی کے ذریعہ سے ربطِ کلام کو واضح کیا جائے کیونکہ قرآن کی اصلی عبارت میں کوئی کمی بیشی کرنا حرام ہے لیکن کسی دوسری زبان میں قرآن کی ترجمانی کرتے ہوئے اگر

تقریر کی زبان کو احتیاط کے ساتھ تحریر کی زبان میں تبدیل کر لیا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ یہ بے ربطی دور ہو سکتی ہے۔"

(دیباچہ تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۱۰۹ طبع ششم)

(منقول از ہفت روزہ "لاہور" لاہور مجریہ ۱۱-۵ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۱)

تبلیغ کی توسیع
اشاعت کیلئے آپ کا
مخلصانہ تعاون درکار ہے

منقولات

قرآن حکیم کی جگہ قرآن ضخیم کیوں؟

"پاکستان میں ۱.۷ ٹن وزنی سنہری قرآن مجید تقریباً ۲۰ لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کیا جا رہا ہے جس میں مصوری اور خطاطی کے نادر نمونے موجود ہوں گے۔ کسی چیز کی گہری عقیدت کیسے کیسے کارناموں کی محرک بن جاتی ہے دنیا کو اس سے زیادہ اور کوئی فائدہ نہ ہوگا کہ خانہ کعبہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ اس کی بھی زیارت ہوا کرے گی۔

لیکن یہ قرآن مجید کی خدمت نہیں بلکہ آرٹ کی خدمت ہوگی قرآن مجید اپنے دعویٰ اور دلائل میں لاثانی ہے وہ تدبّر اور غور کرنے کے لائق ہے' بڑی برکت والی کتاب ہے۔ اس کی خدمت یہ ہے کہ اس کو کم از کم ۲۰ زبانوں میں منتقل کیا جائے اور اس کے نسخے مفت تقسیم کئے جائیں یا دنیا کی بڑی لائبریریوں میں ان کو بھیجا جائے تاکہ بندگانِ خدا قانونِ خداوندی اور مشیت الٰہی سے واقف ہوں۔

قرآن کی خدمت ہندوستان میں ایک غیر مسلم عالم نے کی ہے جن کا نام جناب نند کشور اوستھی (لکھنوی) ہے۔ انہوں نے نہ صرف ہندی زبان میں ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی ہے بلکہ بڑی جانفشانی و عرق ریزی کے ساتھ متن کے صحیح تلفّظ کو قائم رکھنے کے اصول بھی وضع کئے ہیں۔ مستشرقین نے بھی یہ کام کیا ہے۔ احمدیہ فرقے کے لوگ اس میدان میں بہت آگے نظر آتے ہیں جنہوں نے تقریباً سولہ سترہ زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کرنے میں پہل کی۔

جب قوم کے پاس کوئی ٹھوس پروگرام نہیں ہوتا تو وہ ایسی نمائش گاہ کی طرف رُخ کرتی ہے اور "قرآن حکیم" کی جگہ "قرآن ضخیم" کو اہمیت دیتی ہے۔

ابوالاسرار رمزی اٹاوی ہتھوڑا پور

(بحوالہ ہفتہ وار بلٹز بمبئی ۱۵ اگست ۱۹۸۱ء)

سود کی رقم کو خیراتی کاموں میں استعمال کیا جاسکتا ہے

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ سود سے روپیہ کمانا غیر اسلامی فعل نہیں ہے بشرطیکہ اُسے خیراتی اور تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم سعید احمد علی سعید نے مذکورہ بالا فتویٰ دیا جسے دارالعلوم کی گورننگ باڈی نے قبول کیا۔ گذشتہ سال یہ تنازعہ اس وقت کھڑا ہوا جب ادارہ ہذا نے ایک مقامی نیشنلائزڈ بنک سے اپنی جمع شدہ ساٹھ لاکھ روپے کی رقم پر سود لینے سے انکار کر دیا۔ چونکہ سود دینا یا لینا غیر اسلامی فعل سمجھا جاتا ہے۔

جناب سعید احمد علی نے اپنے فتوے میں کہا کہ چونکہ ہندوستان میں اسلامی قوانین نافذ نہیں ہیں لہذا سود کی رقم کو خیراتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کشمیر گیٹ کے مدرسہ امینہ کے مفتی کفایت اللہ نے اس فیصلہ کی تائید کی۔ دارالعلوم کے حکام نے بنک سے رقم نکالی اور اُسے "غریب اور خیراتی" فنڈ کے تحت رکھا۔ بہر حال مذکورہ رقم ابھی تک کسی بھی مقصد کے لئے استعمال نہیں کی گئی۔

مفتی احمد علی نے کہا کہ سودی نظام تقریباً تمام اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ پاکستان میں امسال جنوری میں بلاسودی بینکنگ نظام جاری کیا گیا مگر عوام نے اس میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ حکومت نے بھی روایتی بینکنگ نظام (سود پر مبنی) کو یکسر ختم نہیں کیا۔

بلاسودی بینکنگ نظام کے بارے میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ بنک کے منتظمین کھاتے داروں کو "شیئر ہولڈر" تصور کریں جن کے پیسے سے دھندا کیا جائے اور اس طرح نفع یا نقصان جو بھی ہو اُسے تمام شیئر ہولڈروں میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے۔

(روزنامہ اخبار انقلاب یکم جون جلد ۴۸ شمارہ ۱۵۹)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ چند یوم قبل اچانک بیمار ہوگئیں تھیں علاج معالجہ سے طبیعت کافی سنبھل گئی تھی۔ مگر اب اطلاع ملی ہے کہ بیماری کا حملہ دوبارہ ہوا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

سوروب، موتی ہاری اور اٹارسی میں

لجنہ اماء اللہ کا قیام

بھارت کے مختلف مقامات پر لجنات اماء اللہ کے قیام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہو رہی ہے۔ مندرجہ ذیل تین لجنات کا قیام حال ہی میں عمل میں آیا ہے۔ ان کے انتخابات کی بھی ستمبر ۱۹۸۳ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

۱۔ سوروب:۔ شموگہ کے نزدیک سوروب کے مقام پر محترمہ خورشید بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ اور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ بنگلور اور مکرم مولوی شفیق احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ شموگہ کی کوشش سے لجنہ اماء اللہ سوروب کا قیام عمل میں آیا۔ الحمد للہ۔ وہاں تمام ممبرات کو جمع کر کے بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد کر کے لجنہ کے قیام کی اہمیت اور غرض و غایت بتا کر انتخاب کرایا گیا۔

سوروب کی مندرجہ ذیل عہدیداران کو ستمبر ۱۹۸۳ء تک کی منظوری دی جاتی ہے۔

۱۔ صدر لجنہ۔ محترمہ شریفہ بی صاحبہ ۲۔ سیکرٹری جنرل۔ محترمہ عابدہ بی صاحبہ
۳۔ سیکرٹری تعلیم۔ " رحمت النساء صاحبہ ۴۔ " مال۔ " نجم النساء صاحبہ
۵۔ " تبلیغ و خدمتِ خلق۔ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ ۶۔ " ناصرات۔ " امۃ الرحیم صاحبہ

۲۔ موتی ہاری:۔ بہار میں موتی ہاری کے مقام پر مکرم سید عارف احمد صاحب سیکرٹری مال اور سیکرٹری تبلیغ کی کوشش سے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے انتخاب کے مطابق مندرجہ ذیل عہدیداران کی ستمبر ۱۹۸۳ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

۱۔ صدر لجنہ۔ محترمہ سیدہ عارفہ احمد صاحبہ ۲۔ سیکرٹری مال۔ محترمہ ماہ طلعت عارف صاحبہ
۳۔ سیکرٹری تعلیم۔ " رخسانہ پروین صاحبہ ۴۔ " تبلیغ۔ " سہیلہ بیگم صاحبہ
۵۔ " امور عامہ " نصرت بیگم صاحبہ

۳۔ اٹارسی:۔ مدھیہ پردیش میں اٹارسی کے مقام پر مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوششوں سے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ مکرم مولوی صاحب نے تمام مستورات کو جمع کر کے لجنہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد لجنہ کا انتخاب کروایا۔ انتخاب کے مطابق مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری ستمبر ۱۹۸۳ء تک کیلئے دی جاتی ہے۔

۱۔ صدر لجنہ۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۲۔ سیکرٹری مال۔ اصغری بیگم صاحبہ

جن مبلغین و ممبرات نے لجنات کے قیام میں کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ تمام لجنات کی عہدیداران کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

منظوری انتخاب لجنہ اماء اللہ یادگیر

لجنہ اماء اللہ یادگیر کی مندرجہ ذیل عہدیداران کی ستمبر ۱۹۸۳ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۱۔ صدر لجنہ۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ (۲) جنرل سیکرٹری۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ
۳۔ نائب جنرل سیکرٹری۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ۴۔ سیکرٹری مال۔ " بشریٰ بیگم صاحبہ
۵۔ " سیکرٹری مال۔ " عائشہ صدیقہ صاحبہ ۶۔ " ناصرات۔ " امۃ البصیر صاحبہ
۷۔ " " ناصرات۔ " امۃ القدوس صاحبہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احباب جماعتہائے احمدیہ آندھرا پردیش متوجہ ہوں

جماعت ہائے احمدیہ آندھرا پردیش کے جو احباب اپنے علاقہ کی لائبریریوں' تعلیمی اداروں اور زیر تبلیغ افراد کے نام مستقل طور پر اخبار بدر جاری کروانے کے خواہش مند ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اداروں اور افراد کے مکمل پتے خاکسار کو روانہ کر دیں تاکہ اُن پتوں پر احمدیہ دار التبلیغ حیدر آباد کی جانب سے اخبار کا مستقل اجراء عمل میں لایا جائے۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ افضل گنج حیدر آباد۔

ایک عظیم الشان تحریک

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید کی اہمیت کے بارے فرمایا کہ

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ ...... کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔" (بحوالہ الفضل ۱۷/۸/۱۹۵۷)

سو احباب کے ذمہ تین امور ہیں:۔

اوّل:۔ وقفِ جدید میں کام کرنے کے لائق افراد کو تحریک کرکے ان سے مستقل وقف کروایا جائے تا ٹریننگ کے بعد بچوں بچیوں کو اور خدام و انصار کو ان کی حالت کے مطابق قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز اور ناظرہ قرآن مجید سکھلائیں اور پھر باترجمہ نماز و قرآن مجید۔

دوم:۔ جن جماعتوں کے افراد کم ہیں۔ ان میں کوئی ایسا فرد ہو جو معمولی الاؤنس لے کر دو تین گھنٹے روزیہ دینی باعثِ ثواب کام کر سکیں تو صدر جماعت مجلسِ عاملہ کے مشورہ سے ان میں سے بہترین فرد کا نام تجویز کر لیں۔ اور ان صاحب سے بھی پوچھ لیں تا مجلسِ وقفِ جدید اس بارے میں غور کر سکے۔ ایسے افراد عارضی معلّم کہلاتے ہیں۔

سوم:۔ اس چندہ کی اہمیت کے پیشِ نظر سب افراد اس میں شرکت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

○۔ مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب حیدر آباد اپنے بچوں کی دینوی و دینی ترقیات اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ شیخ عبد الحمید عاجز قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

○۔ مکرم راجہ محمد سلیم خان صاحب ساکن سٹرہوتی ضلع پونچھ اپنی اہلیہ کے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان۔

●۔ میرے بھائی مکرم مسعود احمد صاحب کے بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں گاڑی کے حادثہ میں کٹ گئی ہیں۔ مبلغ دس روپے بطور صدقہ ادا کرتے ہوئے برادرم موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ خاکسار شمیم احمد محبوب نگر آندھرا۔

○۔ جماعت احمدیہ یادگیر کے چار مستعد اور مخلص احمدی احباب یعنی مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب مکرم سیٹھ عبد البصیر صاحب، مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری اور مکرم سیٹھ محمد زکریا صاحب اپنی دینی و دنیوی ترقیات، اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ عبد المومن شاہ مبلغ سلسلہ مقیم یادگیر۔

●۔ خاکسار اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کو باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے احباب جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ خاکسار۔ عبد الکریم رحمی مونگھیر (بہار)

○۔ خاکسار اپنی بڑی نانی جان، چھوٹی نانی جان، ماموں مکرم عزیز احمد صاحب، دوسرے ماموں مکرم جمیل احمد صاحب اور ان کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز خالہ زاد بھائی مکرم عبد القیوم صاحب کی تعلیمی ترقیات کیلئے دعاؤں کا خواستگار ہے۔ خاکسار۔ بشیر الدین کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان۔

●۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد احمد صادق صاحب بھٹو آف لنڈن مختلف مدات میں کچھ رقم قادیان بھجواتے ہوئے اپنی بیٹی عزیزہ امۃ الشکور مریم سلمہا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار مرزا مسعود احمد بی اے قادیان۔

○۔ مکرم کے محبوب احمد صاحب مقیم ترونچی (آندھرا) مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپے ارسال کرتے ہوئے ماہ مئی میں ہونے والے ایم فل کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور جملہ افرادِ خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ○۔ مکرم عبد الرحمن صاحب احمدی ساکن ماندوجن کشمیر مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی اور اپنی دائم المریض بیٹی عزیزہ سلیمہ اختر سلمہا کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ایڈیٹر بدر

●۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ مکرم غلام مسیح صاحب ساکن بھدرک مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کرتے ہوئے اپنے والد مکرم منصور احمد صاحب کے بیمر کے آپریشن کی کامیابی اور اپنے بیٹے کی آئی کام کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے نیز محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بھدرک مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار۔ حاتم خان احمدی عفی اللہ عنہ بھدرک۔

ولادتیں

●۔ مکرم مولوی عبد المومن شاہ صاحب مبلغ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبد القدیر صاحب تیر گھر یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "عبد السلیم" تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم عبد القدیر صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

●۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس واقف زندگی حال مقیم سکندر آباد (آندھرا) اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے بڑے بیٹے عزیز منصور احمد مقبول سلمہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم میر احمد علی صاحب ہاشمی ساکن حیدر آباد کی نواسی ہے۔

●۔ مورخہ ۴/۸/۸۱ کو بفضلہ تعالیٰ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب کارکن نظارت بیت المال آمد قادیان کے گھر میں پہلا بیٹا تولد ہوا۔ بچے کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے "سید قمر الدین ناصر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم سونگھڑا کا پوتا اور مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب نے مبلغ دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر سہ نومولودین کو صحت و سلامتی والی درازی عمر سے نوازے اور نیک صالح خادمِ دین بنائے آمین۔ ایڈیٹر بدر

اخبار قادیان

○۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ (سری لنکا، ماریشس، و مشرقی و مغربی افریقہ) حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ نے قادیان میں اپنے قیام کے دوران مورخہ ۲۹/۸/۸۱ و مورخہ ۳۱/۸/۸۱ کو دو روز مردوں میں اور مورخہ ۲/۹/۸۱ کو مستورات میں سلائیڈز لیکچر دیئے جو بے حد پسند کئے گئے۔ موصوف اپنے پروگرام کے مطابق مورخہ ۵/۹/۸۱ کو قادیان سے واپس ربوہ تشریف لے جا چکے ہیں۔ جو جماعتیں اپنے ہاں اس مفید طریق کو تبلیغ کے لئے استعمال کرنا چاہیں وہ پروجیکٹر کا انتظام کرکے سلائیڈز اور ان کو مفید رنگ میں استعمال کرنے کے طریق سے متعلق موصوف سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔ ●۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان حسب پروگرام مورخہ ۱۲ ماہ رواں کو جماعتہائے احمدیہ بہار، یوپی اور دہلی کے مالی دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے اور سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو آمین ●۔ محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان آج مورخہ ۱۱/۹/۸۱ کو اپنے اپنڈے سائٹس کی تکلیف کا ڈاکٹری معائنہ کرانے کی غرض سے امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔ ●۔ ہفتہ زیر اشاعت میں زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۹/۹/۸۱ کو مکرم نقی محمد صاحب لاہور سے اور محترمہ رقیہ صادق صاحبہ اہلیہ محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب مع عزیز عبد القیوم سلمہ ساکن ربوہ کیرالہ ہوتے ہوئے قادیان میں وارد ہوئے اور علی الترتیب مورخہ ۱۰/۹/۸۱ و مورخہ ۱۱/۹/۸۱ کو اپنے اپنے مستقر کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسی طرح مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری مورخہ ۱۱/۹/۸۱ کو لنڈن سے اپنی اہلیہ کے ہمراہ قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۳/۹/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام زائرین کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور ان کے جملہ نیک مقاصد کو پورا کرے۔ آمین

○۔ مقامی طور پر مکرم بہادر خاں صاحب درویش اور بیوہ مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ مکرم مولوی تنویر رشید احمد صاحب پریماکر کی بچی کو جگر کی خرابی اور خون کی کمی کی وجہ سے مورخہ ۹/۹/۸۱ سے امرتسر کے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ جب کہ مکرم عبد الواحد صاحب درویش کی اہلیہ معدے میں خرابی اور اسہال کی تکلیف میں مبتلا ہو جانے کے باعث امرتسر ہسپتال میں تین چار روز تک زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۲/۹/۸۱ کو واپس قادیان آگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مریضان کو اپنے فضل سے کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

← خاکسار مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی ہمشیرہ سیدہ امۃ الحی عفیفہ خاتون سلمہا کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ خاکسار سید منور الدین احمد ظہیر گوہالی پور۔

فارم اصل آمد پُر کرنے کی اہمیت

دفتر ہذا کی طرف سے تمام ایسے موصی صاحبان جو حصہ آمد کی ادائیگی کرتے ہیں اُن کی گزشتہ سال (یکم مئی ۱۹۸۰ء لغایت ۳۰ر اپریل ۱۹۸۱ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے احباب کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا کی طرف سے اب اُن کو سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔

مگر ابھی ایک خاص تعداد ایسے موصی احباب کی ہے جن کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر ابھی تک واپس نہیں ملے۔ جن کی وجہ سے اُن کے حسابات نامکمل ہیں۔ ایسے موصی احباب کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

اِس سلسلہ میں قاعدہ نمبر ۴۰۹ (نیا ایڈیشن) کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہیں:۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو۔ اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت اور مبلغین حضرات سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں۔ تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو اسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرنے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ:۔ حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جس کو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا کارڈ پر اپنی ہر قسم کی آمد سالانہ درج کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔ اپنا ایڈریس صاف صاف نوٹ کیا جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

● مورخہ ۱۱ر۸ر۸۱ کو مسجد مہدی ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مکرم محمد ابراہیم صاحب تاز ابن مکرم محمد اسحٰق صاحب ساکن چنیوٹ کا اعلانِ نکاح عزیزہ عارفہ سلطانہ سلمہا بنت مکرم شیخ محمد صاحب نابینائی درویش، قادیان کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔

● مورخہ ۳۱ر۸ر۸۱ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر اُمورِ عامہ قادیان نے مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کا اعلانِ نکاح عزیزہ مبارکہ بیگم شاہین سلمہا بنت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ ۵ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ مد اعانتِ بدر میں ادا کیے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیرًا۔

● مورخہ ۲۳ر۸ر۸۱ کو بعد نمازِ عشاء مسجد احمدیہ ناصر آباد (کشمیر) میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مکرم شیخ غلام محمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ساکن ناصر آباد (کشمیر) کا نکاح جمیلہ بیگم صاحبہ دُختر مکرم عبدالاحد صاحب لون مرحوم ساکن ناصر آباد کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر لڑکی کے ولی مکرم مبارک احمد صاحب لون نے مد اعانتِ بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے۔ فجزاہُ اللہ خیرًا۔

● مورخہ ۱۶ر۸ر۸۱ کو مسجد احمدیہ ناصر آباد (کشمیر) میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ دار التبلیغ سرینگر نے مکرم منیر احمد شاہ صاحب ابن مکرم جلال الدین شاہ صاحب ساکن میشہ وار (کشمیر) کا نکاح عزیزہ منیرہ بیگم سلمہا دُختر مکرم عبدالغنی صاحب بڈر ساکن ناصر آباد (کشمیر) کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم جلال الدین شاہ صاحب نے مبلغ پانچ روپے مد اعانتِ بدر میں ادا کیے۔ فجزاہ اللہ خیرًا۔

قارئینِ بدر دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن تمام رشتوں کو ہر جہت سے موجب خیر و برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(ایڈیٹر بدر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود!

ویڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ!

غلام محمد اینڈ سنز۔ یاری پورہ کشمیر ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

چپل پروڈکٹس

۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین، پائیدار اور معیاری

سُوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE.
MADANPURA.
BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

ضروری اعلان

جماعت کی تبلیغی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "مدرسہ احمدیہ" کا اجراء فرمایا تھا۔ اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت روز بروز دن بڑھتی جا رہی ہے۔ نظارت ہذا کی تحریکات پر جماعتوں میں بیداری ہوئی ہے۔ اور متعدد افراد جماعت کی طرف سے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں وظیفہ پر دینی تعلیم دلانے کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن نظارت ہذا میں محدود وظائف کی گنجائش کے پیش نظر چند طلباء کو ہی منتخب کیا جا سکتا ہے۔ باقی درخواست کنندگان سے بوجہ عدم گنجائش وظائف معذرت کرنا پڑتی ہے۔

نظارت ہذا کے بجٹ میں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے ایک مد "وظائف طلباء مدرسہ احمدیہ از مشروط بآمد" قائم ہے۔ اس مد میں جماعت احمدیہ کے مخیر احباب کی طرف سے عطیات موصول ہوتے ہیں جن سے کئی طلباء اپنی اپنی دینی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن اس مد میں عطیات کی وصولی تسلی بخش نہیں ہے۔ چند ایک دوست ہی اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

لہذا اعلان ہذا سے جماعت احمدیہ کے جملہ مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اپنی مالی استطاعت کے مطابق اس مد میں رقومات ارسال کریں تاکہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ سے زیادہ طلباء کو دینی تعلیم دلوا کر خدمت سلسلہ کے لئے تیار کیا جا سکے۔ چونکہ نئے تعلیمی سال کا داخلہ چند روز میں ہو رہا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ احباب جماعت اس مد میں جلد رقم بھجوانے کا انتظام کر کے اپنے وعدوں اور ادائیگی سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں گے۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب میں ارسال کرتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم مد "وظائف طلباء مدرسہ احمدیہ مشروط بآمد" میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

کھال قربانی اور عید فنڈ

جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ عِیدُ الْاَضْحِیَّۃ پر جو قربانی کی جاتی ہے یا صدقہ اور عقیقہ پر جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں ان کی کھالوں کی رقم بھی مرکز میں آنی چاہیئے۔ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ کھالوں یا اس کی قیمت کی فراہمی کر کے روپیہ مرکز میں بھجوایا کریں۔ کھالوں کے روپیہ میں سے اگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لئے نظارت بیت المال آمد سے قبل از وقت اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

عید فنڈ یہ فنڈ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے مقرر ہے۔ جس کی پابندی ضروری ہے۔ لہذا آئندہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر احباب جماعت اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

چندہ وقف جدید کیوں اہم ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۹ء میں اجتماع انصار اللہ پر جماعت کیلئے اپنی ایک سو سالہ جماعتی زندگی پورا ہونے تک ذیل کا پروگرام مقرر فرمایا:۔ ● عمر کے لحاظ سے ہر بچہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو۔ ● ہر شخص ترجمہ قرآن کریم سیکھ لے۔ ● جو ترجمہ سیکھ لے وہ تفسیر پڑھنے کی طرف توجہ کرے۔

تحریک وقف جدید کے قیام کی غرض یہی عظیم الشان کام ہے لیکن اسے ہر جماعت میں معلمین کے ذریعہ مکمل کرنے کے لئے جماعت کی طرف سے بھاری مالی تعاون کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اس کی اہمیت کے پیش نظر توجہ دینے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس اتر پردیش

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مورخہ ۱۷۔۱۸ ماہ اخاء (اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو "پندرھویں احمدیہ سالانہ کانفرنس اتر پردیش" انشاء اللہ تعالیٰ بنارس میں منعقد ہوگی۔ صدر مجلس استقبالیہ مکرم عبد السلام صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ پرنسپل جنرل سیکرٹری مکرم عبد الستار صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں ضروری خط و کتابت اور ترسیل چندہ کانفرنس مندرجہ ذیل پتہ پر کیا جائے۔ نیز کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

المعلن: عبد الحق فضل مبلغ انچارج اتر پردیش۔

پتہ جات:۔ Mr. Abdus Salam M. A.
Retd. Principal.
17 / 178 E NADESAR
VARANASI (CANTT.) PIN. 221002.

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال چوتھی آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۲ و ۲۳ ماہ اخاء (اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو انشاء اللہ خانپور ملکی (مونگیر) میں منعقد ہوگی۔ صدر مجلس استقبالیہ مکرم پروفیسر مجید عالم صاحب صدر جماعت خانپور ملکی مقرر ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں صوبہ بہار کی جملہ جماعتیں ضروری خط و کتابت اور ترسیل چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر فرمادیں نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

المعلن:۔ خاکسار عبد الرشید ضیاء مبلغ انچارج جمشید پور (بہار)

پتہ:۔ Prof. S. Majeed Alam.
P.O. KHANPURMILKIY (Via TARAPUR)
Distt.- MONGHYER (BIHAR)

پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس

نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان کی اجازت و منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال پانچویں آل بنگال احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو کلکتہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کانفرنس کے موقعہ پر ۳۰ر اکتوبر کو بنگال کی مجالس انصار اللہ کا ایک روزہ سالانہ اجتماع بھی رکھا گیا ہے۔ لہذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ بنگال سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے احباب کو بھی کانفرنس میں شرکت کی پُرخلوص دعوت دی جاتی ہے۔

ہر سال کی طرح مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کلکتہ کرے گی۔ ضروری خط و کتابت کلکتہ احمدیہ مسلم مشن کے ایڈریس پر کی جائے۔ نیز دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔

تبدیلی ایڈریس:۔ نظارت دعوۃ وتبلیغ کی ہدایت کے تحت خاکسار بطور مبلغ جزائر انڈیمان کے صدر مقام پورٹ بلیئر آیا ہوا ہے۔ یہاں کا ایڈریس درج ذیل ہے۔ احباب تبلیغی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ ایم۔ عبد السلام مبلغ سلسلہ

Laraba Lane Masjid,
P.O. JUNGLIGHAT - 744103, PORT BLAIR, (ANDAMAN)